مسلم فرمان رواخاندانوں کی منتخب جدولی کتب
ایک تحقیقی جائزہ

ڈاکٹر محمد فیصل حسن ☆
ڈاکٹر عظمیٰ پروین ☆☆

Abstract

Every scholar who is concerned with the history of the Islam, encounters the need for reliable lists of rulers, ministers and governors. Although, Islamic historiography is as rich as the political and cultural history of Islam, we never found these type of lists, before nineteen century. All creadits goes to renowned orientalist Lane Poole, who wrote the firest book of this category in 1893 and after that much scholar followed his footsteps and so many important books were written. In this Article we reviewed Important works of such kind, have been published over the century.

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی۔
☆☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی۔

مسلم فرمان رواخاندانوں کی منتخب جدولی کتب
ایک تحقیقی جائزہ

اسلامی تاریخ کے اسکالرز کو اپنی تحقیقی کاموں کے دوران، دیگر تحقیقی مواد کے ساتھ ساتھ، فرمان رواؤں، وزراء اور والیوں کی مستند فہارست کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، تاہم باوجود اس کے اسلام کی سیاسی وثقافتی کی طرح اسلامی تاریخ نویسی بھی مالا مال ہے تاہم ایسی فہارست یا جدول انیسویں صدی سے پہلے ہمیں نظر نہیں آتی ہیں۔ تاریخ نویسی کی اس صنف کا سہرا مشہور مستشرق لین پول کے سر جاتا ہے، جس نے ۱۸۹۳ء میں اس نوعیت کی پہلی کتاب تصنیف کی اور بعد ازاں متعدد افراد نے لین پول کی پیروی کرتے ہوئے اسلامی فرمان روا خاندانوں کی جدول سازی پر توجہ دی اور یوں کئی اہم کتب منصۂ شہود پر نمودار ہوئی۔ اس سلسلے میں ہم نے ایک صدی سے زیادہ محیط عرصے کے دوران شائع ہونے والی کتب کا تحقیقی جائزہ لیا ہے۔

اسلامی تاریخ نویسی کے حوالے سے نسبتاً ایک نئی صنف جس کا آغاز انیسویں صدی کے آخر میں ہوا، دنیائے اسلام کے تمام فرمان روا سلسلوں کی جامع جدول سازی کی ہے۔ اس نئی صنف کا موجد مشہور مستشرق اسٹینلے لین پول (Stanley Lane-Poole) تھا، جس نے پہلی بار اس موضوع پر قلم اٹھایا اور "The Muhammadan Dynasties Chronological and Genelogical Tables with Historical Introduction" کے عنوان سے ایک کتاب تصنیف کی۔ یہ کتاب ۱۸۹۳ء میں لندن سے شائع ہوئی اور اتنی مقبول ہوئی کہ بعد ازاں اس کے اردو سمیت دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمے بھی ہوئے اور اس کتاب کو بنیاد بنا کر بعض بالکل نئے تحقیقی کام بھی سامنے آئے، جن کا جائزہ ہم اس مقالے میں لیں گے۔ ان تاریخی کتب میں نہ صرف فرمان روا سلسلوں کی بترتیب وقوع زمانی فہرستیں دی گئی ہیں بلکہ ان کے مختصر حالات اور انساب کا بھی تذکرہ کیا گیا جن سے ایسی کتب کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے۔ اپنے اس مقالے میں ہم اس موضوع سے متعلق چند اہم کتب اور ان کے مولفین سے متعلق بنیادی معلومات کا احاطہ کرتے ہوئے ان کتب کا ایک تحقیقی جائزہ بھی لیں گے۔

جیسا کہ ابتداءً عرض کیا گیا ہے کہ اس صنف تاریخ نویسی کا نقاش اول لین پول تھا۔ اسٹینلے لین پول ایک برطانوی مستشرق تھا اس کی پیدائش ۱۸ دسمبر ۱۸۵۴ء میں لندن میں ہوئی۔(۱) اس کے والد ایڈورڈ اسٹینلے پول خود عربی کے عالم تھے جبکہ والدہ کا نام روبرٹا ایلزبتھ لویزا تھا۔ والدین کے جلد انتقال کے باعث اس کی پرورش اس کی دادی اور دادی کے بھائی نیز عربی کے مشہور اسکالر ایڈورڈ ولیم لین نے کی۔(۲) ایڈورڈ ولیم کا ایک بڑا کارنامہ عربی انگریزی کی سب سے بڑی لغت کی تالیف تھا، جو کہ بعد ازاں ۸ جلدوں میں

شائع ہوئی۔ لین پول نے کارپس کرسٹی کالج، آکسفورڈ سے ۱۸۷۷ء میں جدید تاریخ میں گریجویشن کی، وہ اپنے چچا ریجنالڈ اسٹورٹ پول کے ہمراہ، جو کہ برٹش میوزیم میں مسکوکات کے نگراں تھے، پہلے ہی مشرقی سکوں پر تحقیقی کام شروع کر چکا تھا۔ لین پول ۱۸۷۴ء میں برٹش میوزیم میں ملازم ہوگیا، اس دوران وہ مشرقی مسکوکات کی جدول سازی میں مصروف رہا۔ (۳) یہ تحقیقی کام ۱۸۹۱ء تک جاری رہا اور بعدازاں گیارہ جلدوں میں یہ جدول "Catalogue of Oriental Coins" کے عنوان سے شائع ہوا۔ (۴) نیز خاص ہندوستانی مسکوکات کے حوالے سے تین جلدوں میں "Catalogue of Indian Coins" بھی اس کی یادگار ہے۔ اسی سلسلے کی یادگار ایک اور کتاب "Catalogue of the Mohammedan Coins Preserved in the Bodleian Library at Oxford" ہے جو کہ ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی۔ (۵) لین پول نے متعدد اہم تاریخی کتب اپنی یادگار چھوڑی ہیں تاہم مذکورہ مسکوکات کی جدولی کتب کی اہمیت یہ بھی ہے کہ ان ہی کی ترتیب و تحقیق کے دوران لین پول کو اپنی تالیف "The Muhammadan Dynasties" کا ابتدائی خیال آیا وہ خود اس سلسلے میں رقمطراز ہے:

> *"The following Tables of Mohammadan Dynasties have grown naturally out of my twenty years' work upon the Arabic coins in the British Museum. In preparing the thirteen volumes of the Catalogue of Oriental and Indian Coins I was frequently at a loss for chronological lists. Prinsep's Useful Tablea, edited by Edward Thomae, was the only trustworthy English authority I could refer to, and it was often at fault. Igenerally found it necessary to search for correct names and the lists of dynasties prefixed to the descriptions of their coins in my Catalogue were usually the result of my own researches in many Oriental authorities. It has often been suggested to me that a reprint of these lists would be useful to students and now that the entire Catalogue is published I have collected the tables and genealogical trees in the present volume.(6)"*

''میں نے برٹش میوزیم میں بیس برس تک عربی سکوں کے متعلق تحقیق کی اور یہ کتاب اسی تحقیق کا نتیجہ ہے۔ جب میں اپنی کتاب فہرست مسکوکات شرقی و ہندی کی تیرہویں جلد لکھ رہا تھا تو مجھے بار بار تاریخی فہرستوں کی طرف رجوع کرنا پڑتا تھا۔ انگریزی میں اس فن کا صرف ایک ہی ماخذ تھا یعنی پرنسپ کی تاریخی فہرستیں۔ جنہیں

ایڈورڈ تھامس نے مدون کیا تھا۔ دورانِ تحقیق مجھے معلوم ہوا کہ پرنسپ کی یہ فہرستیں بعض مقامات پر غلط ہیں۔ چنانچہ صحیح اسماء وسنین حاصل کرنے کے لئے مجھے اسلامی ماخذ کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ فہرست مسکوکات کے مقدمہ میں جس قدر اسلامی سلاطین کے سلسلوں کی تفاصیل کا ذکر ان کے مسکوکات کے ذیل میں آیا ہے، وہ مشرقی ماخذات میں کی گئی میری تحقیق کا نتیجہ تھیں۔ مجھ کو بارہا مشورہ دیا گیا کہ اگر ان سلسلوں کو علیحدہ کتابی صورت میں طبع کرادیا جائے تو یقیناً طلباء کے لئے مفید رہے گا۔ چنانچہ فہرست مسکوکات کی تکمیل اشاعت کے بعد سلاطین اسلام کی فہرستوں اور نسب ناموں کو اس کتاب میں پیش کیا ہے۔''

لین پول کی اس کتاب میں کل ۱۱۹ سلسلوں کا ذکر ہے۔ ہر سلسلے کے تذکرے میں تین باتوں کا خاص التزام کیا ہے۔

۱۔ ان اسباب کا سراغ لگایا جو اس سلسلے کے ظہور وعروج کا باعث بنے۔

۲۔ اس سلسلے کے تمام نام بترتیب جلوس و بہ قید سنین ہجری وعیسوی درج کئے۔

۳۔ ہر سلسلے کے آخر میں اس کا مکمل شجرۂ نسب دے کر یہ بھی بتایا کہ ترتیب جلوس میں اس کا نمبر کیا تھا۔(۷)

لین پول کی مذکورہ تصنیف اس سلسلے کی کوئی جامع تصنیف نہیں ہے (اور ایسا دعویٰ اس نے کیا بھی نہیں) اور کچھ خامیوں سے بھی مملو ہے۔ ایک تو یہ زمانی اعتبار سے بہت پرانی ہو چکی ہے اور اس دوران دنیائے اسلام بڑی تبدیلیوں سے گزری ہے، لیکن زمانہ تصنیف کے اعتبار بھی یہ خامیوں سے مبراء نہیں مثلاً کچھ پرانی سلطنتوں اور فرمان روا کا اس میں ذکر نہیں جیسا کہ اس کتاب کے اردو مترجم نے توجہ دلائی ہے مثلاً ملوک شبانکارہ، ملوک ہرموز اور سادات مرعشی وغیرہ کے ذکر سے یہ خالی ہے۔(۸) مزید ہندوستان کی کچھ علاقائی مسلم ریاستوں، سندھ وملوک کشمیر نیز نظام حیدرآباد، ایشائے کوچک کی متعدد علاقائی ریاستوں اور مشرق بعید انڈونیشیا اور ملائیشیا کے مسلم حکمرانوں کا ذکر بھی اس کتاب میں موجود نہیں۔

اپنی نوع کا نقش اول ہونے کے باعث لین پول کی اس تصنیف کو بڑی شہرت حاصل ہوئی اور دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کے تراجم بھی کئے گئے۔ مشہور روسی مستشرق بارتولد(۹) نے *"Musulmanskiy Dynastii"* کے عنوان سے ۱۸۹۹ء میں اس کتاب کا روسی زبان میں ترجمہ کیا۔(۱۰) ۱۹۲۳ء میں ایک جرمن فاضل ایڈورڈ زخاؤ(۱۱) نے مسلم حکمران خاندانوں کے سلاسل پر مشتمل اپنی تصنیف پیش کی جس کا عنوان تھا۔

"Ein Verzeichins Muhammedanische Dynastien, Abhandlungen der Preussischen Akademie der Wissenschaften"(12)

اس کتاب میں نہ صرف لین پول کی کتاب سے استفادہ کیا گیا تھا بلکہ اس کا ایک اور اہم ماخذ عثمانی عالم احمد لطف اللہ کی کتاب صحائف الاخبار تھی۔ صحائف الاخبار درحقیقت احمد لطف اللہ کی عربی میں ایک بڑی تصنیف جامع الدول کا بزبان ترکی خلاصہ تھا۔(۱۳) سخاؤ نے اس کتاب کی مدد سے ایسی چھوٹی حکمرانیوں کا بھی ذکر کیا ہے جن کا ذکر لین پول کی کتاب میں نہیں ہے۔ ۱۹۲۵ء میں ہی لین پول نے

اپنی زندگی میں اپنی اس تصنیف کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا تاہم یہ فوٹو گرافک ایڈیشن تھا، جو ظاہر ہے بغیر کسی تبدیلی و اضافے کے شائع ہوا۔ بعدازاں ۱۹۲۷ء میں لین پول کی تصنیف کا ترکی ترجمہ، جو محض ترجمہ ہی نہیں تھا بلکہ اس میں متعدد گراں قدر اضافے بالخصوص ایشیائے کوچک کی تاریخ کے حوالے سے کئے گئے تھے، خلیل ادھم (۱۴) نے "Duvel-ilslamiye" کے نام سے کیا۔ (۱۵)

لین پول کی اس تصنیف کا اردو ترجمہ سب سے پہلے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے ایک فاضل استاد مولوی عبدالرحمٰن خان نے ۱۹۴۳ء میں کیا اور یہ ترجمہ رفیق مشین پریس حیدرآباد دکن سے **مسلمان شاہی خاندان اوران کے سلسلے** کے عنوان سے شائع ہوا۔ مولوی عبدالرحمٰن نے نہ صرف ترجمہ کیا بلکہ اپنے مقدمے میں اپنے عہد تک کے مزید واقعات بھی مختصراً بیان کئے تاکہ کتاب مکمل ہوسکے، نیز شاہان دکن آصف جاہی خاندان کے فرمان روانوں کی جدول کا اضافہ بھی کیا۔ اس ترجمے پرمبنی کتاب کا جدید ایڈیشن بعدازاں سٹی بک پوائنٹ کراچی کی طرف سے شائع کیا گیا، تاہم ۲۰۰۸ء کا جو ایڈیشن ہمارے ہاتھ میں ہے اس میں ناشر نے نہ صرف مترجم کے مقدمے میں کتربیونت کرتے ہوئے جو جدید حالات مترجم نے بیان کئے تھے، وہ نکال دیئے بلکہ اصل ترجمے میں جو ۸ صفحات پرمبنی اغلاط نامہ رفیق پریس حیدرآباد دکن سے شائع ہوا تھا، وہ بھی شامل اشاعت نہیں کیا جبکہ اغلاط بدستور باقی رہنے دیں۔ اس حرکت سے اصل کتاب کی اہمیت گھٹ کررہ گئی۔ اس کتاب کا ایک اور اردو ترجمہ ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے جون ۱۹۶۷ء میں کیا اور بعدازاں یہ ترجمہ شیخ غلام علی سنز لاہور سے **فرمانروایان اسلام** کے نام سے شائع کیا گیا۔ ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے بھی اصل کتاب پر بعض اضافے بھی کئے نیز بعض تشریحی حواشی بھی شامل کئے جس سے اصل کتاب سے زیادہ مفید یہ ترجمہ ہے۔ ڈاکٹر غلام جیلانی کا یہ ترجمہ مولوی عبدالرحمٰن کے ترجمے سے زیادہ شستہ اور رواں بھی ہے۔

لین پول کی تصنیف کے کچھ بعد ہی ایک جرمن مستشرق فرڈیننڈ یوستی (۱۶)، جو کہ ایرانیات کا ایک متخصص تھا، کی تصنیف "Iranisches Namenbuch" جو درحقیقت اعلام ایرانی کی ایک معجم ہے ۱۸۹۵ء میں شائع ہوئی۔ (۱۷) اس معجم میں صفحہ ۳۹۰ تا ۴۷۹ تک یعنی ۸۹ صفحات پر مشتمل ایرانی فرمان رواخاندانوں، جن میں مسلم وغیرمسلم دونوں ہی شامل تھے، کے شجرہ حکمرانی تفصیلاً دیئے گئے ہیں۔

لین پول کی تصنیف کے بعد سب سے اہم کام اس سلسلے میں منصۂ شہود پر رونما ہوا وہ ایک آسٹریا سے تعلق رکھنے والے ایک مستشرق ایڈورڈ کارل میکس فون زامباور (Eduard Karl Max von Zambaur) کا ہے۔ زامباور کی کتاب "Manuel de denealogie et de chronologie pour l'histoire de l'Islam" اس موضوع پر ایک مبسوط تصنیف ہے۔ یہ کتاب ۱۹۲۷ء میں پہلی بار فرانسیسی میں شائع ہوئی۔ زامباور نے اپنے اس شاندار تحقیقی کام کی بنیاد جیسا کہ خود اس نے کتاب کے مقدمے میں ذکر کیا ہے، مخطوطات اور مسکوکات سے حاصل کردہ شواہد، اہم تاریخی کتب کے متون اور سب سے زیادہ ابن اثیر کی الکامل فی التاریخ سے حاصل کردہ مبسوط معلومات پر رکھی۔ زامباور کی اس کتاب کے جائزہ سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ زامباور کے حالات زندگی کا مختصراً جائزہ لے لیا جائے۔

زامباور کی ولادت ۱۸۶۶ء میں پولینڈ کے علاقے کراکوف میں ہوئی۔اس نے مختلف عسکری تعلیمی اداروں میں تعلیم پائی۔ ۱۸۸۳ء میں آسٹریا کی Theresian ملٹری اکیڈمی سے فارغ ہونے کے بعد وہ ۱۸۸۶ء میں لیفٹیننٹ اور ۱۸۹۰ء میں فرسٹ لیفٹیننٹ مقرر ہوا۔عسکری کیریئر کے ساتھ ساتھ اس نے اپنی دلچسپی کی بناء پر ۱۸۹۰ء تا ۹۲ء اور ۹۳ء تا ۱۸۹۵ء تک اکیڈمی آف اورینٹل لینگویز، ویانا میں عربی، فارسی اور ترکی زبانیں بھی سیکھیں۔پہلی جنگ عظیم کے دوران اس کا قیام آسٹریائی نمائندے کی حیثیت سے ۱۹۱۳ء تا ۱۹۲۸ء قسطنطنیہ (استنبول) میں رہا۔ ۱۹۱۷ء میں اسے کرنل کے عہدے پر ترقی مل گئی۔پہلی جنگ عظیم میں محوری طاقتوں کی شکست کے بعد ان پر اتحادی قوتوں کی جانب سے جنگی تاوان بھی عائد کردیا گیا۔اس سلسلے میں قائم ایک آسٹریائی کمیشن میں زامباور شعبہ ترجمہ سے بھی منسلک رہا اور ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۵ء تک وہ یہ خدمات انجام دیتا رہا۔(۱۸)

زامباور کو نہ صرف مسلم تاریخ سے بہت دلچسپی تھی اور ابن اثیر کی الکامل فی التاریخ کا تدوین و ترجمہ بھی اس کی علمی یادگاروں میں سے ہے۔بلکہ مسلم مسکوکات بھی اس کی دلچسپی کا محور تھے اس سلسلے میں اس کی ایک کتاب اس کی وفات کے بعد شائع ہوئی۔(۱۹) لین پول کی طرح اس نے مسلم مسکوکات کے ساتھ ساتھ مسلم فرمان روا کی جدول سازی میں بھی گہری دلچسپی لی، جس کا نتیجہ اس کی تصنیف "Manuel de genealogie" کی صورت میں برآمد ہوا۔زامباور کی یہ کتاب مراکش واندلس سے لے کر انڈیا تک مسلم حکمران خانوادوں کے جائزے پر مبنی ایک شاندار علمی کارنامہ ہے۔زامباور کے پیش نظر لین پول، بارٹولد اور خلیل ادھم کا کام موجود تھا جیسا کہ اس کی کتاب کے مقدمے سے واضح ہے، زامباور نے اسی گزشتہ کام کو مزید وسعت و جامعیت دینے کی کوشش کی ہے۔ لین پول کی تصنیف میں کل ایک سو انیس مسلم فرمان روا خاندانوں کا تذکرہ موجود ہے جبکہ زامباور نے کل ۲۸۳ حکمران خاندانوں کا تذکرہ کیا ہے۔اس کتاب کا اشاریہ چھ ہزار افراد کے اسماء پر مشتمل ہے۔(۲۰) اس تصنیف کی ایک خاص بات یہ ہے کہ نہ صرف اس تصنیف میں مسلم حکمرانوں کی جامع فہرستیں دی گئی ہیں بلکہ صوبائی گورنروں، امرائے امصار، اور اہم حکمران خاندانوں کے وزراء کی جدولیں بھی کتاب کا حصہ ہیں۔مزید براں زامباور نے حکمرانوں کے سنہ جلوس کے ساتھ ساتھ مہینے اور دن کے تعین کی بھی کوشش کی اور یوں متعدد حکمرانوں کے آغاز حکومت کی مکمل تاریخ یعنی سال، مہینہ اور دن، کتاب کا حصہ ہے۔حکمرانوں کے اسماء ان کی کنیت اور القاب کے ساتھ قلمبند کیے گئے ہیں۔مثلاً چند عباسی خلفاء کے اندراجات ملاحظہ کیجئے۔

نام بمعہ کنیت والقاب	تاریخ جلوس	سنہ جلوس
ابو محمد موسیٰ ہادی بن مہدی	۲۲ محرم	۱۶۹ھ
ابو جعفر ہارن الرشید بن مہدی	۱۶ ربیع الاول	۱۷۰ھ
ابو موسیٰ محمد الامین بن الرشید	۳ جمادی الآخرہ	۱۹۳ھ

یہ ممکن ہے کہ اسلامی تاریخ کے مختلف ماخذات کی تاریخیں زامباور کی متعین تواریخ سے مختلف ومتضاد معلوم ہوں، تاہم مصادر کا ایسا اختلاف دیگر تاریخی واقعات میں پایا جاتا ہے۔زامباور نے قصداً تواریخ کی اس بحث میں پڑنے سے گریز کیا ہے اس کی

ایک وجہ اس نے اپنے مقدمے میں یہ بتائی ہے کہ اس سے کام بہت طوالت اختیار کر جاتا اور کتاب کا حجم بھی کئی گنا بڑھ جاتا۔ اس تصنیف میں جابجا مفید حواشی اور مسلم مسکوکات کے حوالے سے معلومات بھی اس کی اہمیت دوچند کر دیتی ہیں۔

زامباور کا یہ علمی و تحقیقی کام اپنی نوعیت کے اعتبار سے سابقہ کاموں پر فوقیت رکھتا ہے، تاہم جیسا کہ زامباور نے خود مقدمے میں اعتراف کیا ہے یہ کوئی مکمل و جامع کام نہیں ہے، کچھ علاقوں کے مسلم حکمرانوں کا اس تصنیف میں ذکر نہیں مثلاً خوزستان کے مشعشع خاندان، جنوبی ہندوستان کی مالابار ریاست اور مغربی سائبیریا کے خانات سیبر جو مسلم دنیا کی تاریخ کی انتہائی شمال میں قائم حکومت تھی، کا ذکر اس کتاب میں موجود نہیں۔ (۲۱) اس کے ساتھ کہیں کہیں زامباور کی فراہم کردہ معلومات ادھوری و ناقص ہیں مثلاً اصحاب اردلان و شہرزور (عربی ص ۳۹۶، فرانسیسی ص ۲۶۵) کے ذکر میں اس نے جو شجرہ حکمرانی دیا ہے وہ ۱۰۰۵ء میں ہلوخان تک ہی ہے مگر درحقیقت کردستان کے ان والیوں نے ۱۲۸۴ھ حکومت کی۔ (۲۲) نیز اس تصنیف میں بعض تسامحات و اغلاط بھی موجود ہیں۔ مثلاً نزاری اسماعیلی گروہ کی ایک شاخ جو تاریخ میں باطنی حشاشین کے نام سے مشہور ہوئی، اس کے بانی کا نام زامباور نے حسن بن صباح بیان کیا ہے (عربی ترجمہ، ص ۳۲۹، ۳۳۰، فرانسیسی، ص ۲۱۸، ۲۱۹) حالانکہ درست نام حسنِ صباح ہے۔

زامباور کی کتاب نہ صرف دنیا کی دوسری زبانوں میں ترجمہ ہو کر مقبول ہوئی بلکہ بعد میں ہونے والے علمی و تحقیقی کاموں کے لئے اہم ماخذ بھی ثابت ہوئی۔ اس کتاب کا عربی زبان میں ترجمہ **معجم الانساب والاسرات الحاکمۃ فی التاریخ الاسلامی** کے عنوان سے زکی محمد حسن اور حسن احمد محمود نے بعض دیگر افراد کی معاونت سے انجام دیا۔ ان مترجمین کا تعلق جامعہ فوادالاول، قاہرہ مصر سے تھا اور یہ ترجمہ ۱۹۵۱ء میں شائع ہوا۔ بعدازاں دارالرائد، بیروت لبنان نے اس کا نیا ایڈیشن ۱۹۸۰ء میں اور دارالکتب والوثائق القومیہ، قاہرہ نے ۲۰۰۸ء میں شائع کیا، عربی ترجمے میں سنہ ہجری و سنہ عیسوی کی ایک تقابلی جدول بھی موجود ہے جو پہلی ہجری سے ۱۴۲۱ ہجری تک محیط ہے۔ تاہم وہ نقشہ جات جو زامباور کی اصل تصنیف میں موجود ہیں وہ عربی ترجمے میں موجود نہیں۔ اسی عربی ترجمے کو بنیاد بنا کر فارسی میں اس کتاب کا ترجمہ محمد جاوید مشکور نے **نسب نامہ خلفاء و شہریاراں و سیر تاریخ حوادث اسلام** کے عنوان سے کیا اور یہ کتاب ۱۹۷۷ء میں کتاب فروشی خیام، تہران سے شائع ہوئی۔

زامباور کے چالیس سالوں کے بعد جو کتاب سامنے آئی وہ زامباور کی کتاب سے اثر پذیر اور اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، اور مشہور مستشرق سی ای بوسورتھ (C.E Bosworth) کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ سرنامہ کتاب "The Islamic Dynasties, a Chronological and genealogical handbook" (۱۹۶۷ء) ہے، اسی کتاب کا دوسرا ایڈیشن کچھ تبدیلی کے ساتھ ۱۹۸۰ء میں اور پھر نیا ایڈیشن ترتیب نو اور گراں قدر اضافوں کے بعد "The New Islamic Dynasties a chronological and genelogical manual" (۱۹۹۶ء) کے عنوان سے شائع ہوا۔

بوسورتھ موجودہ دور کے مشہور و معروف مستشرقین میں سے ہے۔ تعلق انگلینڈ سے ہے۔ پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۹۲۸ء میں ہوئی۔ متعدد اہم علمی اداروں میں خدمات انجام دے چکے ہیں اور آج کل ایکسیٹر یونیورسٹی (University of Exeter) میں وزیٹنگ

پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بوسورتھ، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، دوسرا ایڈیشن، برل، کے مدیروں میں بھی شامل رہے۔ان کے دوسو کے لگ بھگ تحقیقی مقالہ جات انسائیکلوپیڈیا آف اسلام،سو کے قریب مقالے انسائیکلوپیڈیا ایرانیکا اور دوسو کے ہی لگ بھگ مقالے دیگر تحقیقی جرنلز میں شائع ہو چکے ہیں اور ایک درجن کے لگ بھگ تصانیف اس کے علاوہ ہیں۔(۲۳)

اس مقالے میں بوسورتھ کی کتاب "The New Islamic Dynasties" کے جائزے تک ہم خود کو محدود رکھیں گے کہ یہ کتاب،نظر ثانی واضافوں کے بعد منظر عام پر آئی ہے اور نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول کا مصداق ہے۔

"The New Islamic Dynasties" کل سترہ ابواب میں منقسم ہے اور کل ۱۸۶ مسلم حکمران خاندانوں کا اس میں تذکرہ کیا گیا ہے،اس کے پہلے ایڈیشن میں یہ تذکرہ محض ۱۰ ابواب میں منقسم ۸۲ خاندانوں تک محدود تھا۔کتاب خلافت راشدہ، خلافت بنوامیہ شام واندلس اور خلافت بنوعباس کے ذکر کے بعد، جو کہ اس کتاب کا پہلا باب بھی ہے، دوسرے باب میں اندلس کے حکمرانوں کے ذکر سے شروع ہوتی ہے، تیسرا باب شمالی افریقہ اور چوتھا مصر وشام کے مسلم فرمانرِوانوں کی بابت ہے اور یہ سفر آگے بڑھتا ہوا سولہویں باب میں افغانستان و برصغیر کے مسلم حکمرانوں کے بیان کے بعد سترہویں باب میں جنوب مشرقی ایشیا اور انڈونیشیا پر ختم ہوتا ہے۔

بوسورتھ کی اس کتاب کا کینوس زامباور جتنا وسیع تو نہیں تاہم کتاب جدید معلومات اور کم اغلاط کے سبب زامباور کی تصنیف سے کم اہم نہیں ہے۔اپنی اس تصنیف میں بوسورتھ نے لین پول کی پیروی کرتے ہوئے ہر خاندان کے بارے میں مختصر معلومات بھی دی ہیں، یہ معلومات ایک آدھ صفحے سے لے کر کچھ صفحات پر مشتمل ہیں مثلاً سلاطین دہلی کا ذکر ص ۳۰۱ سے ۳۰۵ تک ہے۔لین پول کی ہی اتباع میں جیسا کہ خود اس نے اعتراف کیا ہے،حکمرانوں کے سنہ جلوس ہجری اور عیسوی دونوں میں دیئے ہیں۔ بوسورتھ نے زامباور کی طرح حکمرانوں کے القاب وکنیت کا تذکرہ بھی ملحوظ رکھا ہے اور ساتھ ہی زامباور کی پیروی میں جن مسلم حکمرانوں نے اپنا سکہ جاری کیا، کے اسماء پر امتیازی نشان قائم کیا ہے۔زامباور کی طرح اس کتاب میں حکمرانوں کے تفصیلی شجرہ نسب تو نہیں تاہم ہر حکمران کے نام کے ساتھ ولدیت یا چند مزید پشت کا ذکر موجود ہے۔زامباور کی ہی طرح ہر حکمران خاندان کے ذکر کے بعد اس سے متعلق اہم ماخذات کی تفصیل بھی موجود ہے۔

بوسورتھ کی یہ تصنیف باوجود اپنی وسعت کے پوری اسلامی دنیا کے احوال پر محیط نہیں،مثلاً مشرقی افریقہ کے ذیل میں سلطنت زرقا یا سنار کا ذکر موجود نہیں ہے،اسی طرح دارفور کے سلاطین کیرا کا تذکرہ بھی موجود نہیں۔سندھ کے حوالے سے تفصیلات نہایت ناکافی ہیں اور صرف ارغونوں کی فہرست دی گئی ہے۔تصنیف میں بعض تسامحات بھی موجود ہیں۔خصوصاً منگولوں میں خانات چغتائی اور اردوئے زریں کے حوالے سے بوسورتھ پر جان ای وڈز کی نقد قابل مطالعہ ہے۔(۲۴)

حوالہ جات

1. R.S. Simpson, 'Poole, Stanley Edward Lane'- (1854-1931), Oxford Dictionary of National Biography, Oxord University Press, 2004. http://www.oxforddnb.com/view/article/35569, accessed 27 Dec. 2014.
2. ایضاً
3. ایضاً
4. ایضاً
5. ایضاً
6. Poole, Stanley Lane, "The Mohammadan Dunasties", Archibald Constable and Company, 1893, pp. V.

۷۔ برق، ڈاکٹر غلام جیلانی، فرماں روایان اسلام، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ص ۵۔

۸۔ ایضاً۔

۹۔ بارتولد (Barthold, Vasily Vladimirovich) ۱۸۶۹ء تا ۱۹۳۰ء۔ روسی مستشرق و ماہر بشریت جس نے اسلامی تاریخ و ثقافت کو اپنی تحقیقی سرگرمیوں کا موضوع بنایا۔ سینٹ پیٹرز برگ یونیورسٹی سے ۱۹۰۱ء میں منسلک ہوا اور اپنی پوری زندگی تعلیم و تحقیق کے لئے وقف کر دی۔

"Bartold, Vasily Vladimirovich." Encyclopaedia Britannica. Ultimate Reference Suite. Encyclopaedia Britannica Chicago: Encyclopaedia Britannica, 2014.

نیز بارتولد کی مکمل تصانیف کی فہرست اور اس کے نام کے دیگر لسانی متغیرات کے لئے ملاحظہ کیجئے۔

10. Bosworth, C.E, "The Islamic Dynasties, a chronological and genealogical handbook" P. XI.

۱۱۔ ایڈورڈ زخاؤ (Edward Sachau) ۱۸۴۵ء تا ۱۹۳۰ء۔ ایک ممتاز جرمن مستشرق، جس نے مشرقیات کے مختلف شعبوں میں نہایت بیش قیمت خدمات سرانجام دیں۔ اس کے کارناموں میں کتاب الہند اور آثار الباقیہ از البیرونی اور طبقات الکبیر کی تدوین و اشاعت قابل ذکر ہیں۔ ''زخاؤ''۔ دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۱۰، ص ۴۵۲۔

نیز زخاؤ کی مکمل تصانیف کی فہرست اور اس کے نام کے دیگر لسانی تغیرات کے لئے ملاحظہ کیجئے۔

http://www.worldcat.org/identities/lccn-n84-39385/

12. Bosworth, C.E, "The Islamic Dynasties, a chronological and genealogical handbook" Edinburg University Press, Edinburg, UK, 1967, pp. XII.
13. ایضاً

۱۴۔ خلیل ادھم (Halil Edhem) (۱۸۶۱ء تا ۱۹۳۸ء)۔ ترکی کے مشہور ماہر آثارِ قدیمہ و تاریخ۔ سلطنت عثمانیہ کے وزیر اعظم ادھم پاشا کے بیٹے۔ ابتدائی تعلیم کپتان ابراہیم پاشا اسکول، استنبول میں حاصل کی بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لئے، زیورچ، ویانا اور برن، جہاں سے انہوں نے ڈاکٹریٹ مکمل کی، تشریف لے گئے۔ بعد ازاں ترکی میں رہتے ہوئے انہوں نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔
L.A. Mayer, "In Memoriam: Halil Edhem Eldem",
www.jstor.org/stable/4515546
نیز خلیل ادھم کی مکمل تصانیف کی فہرست اور اس کے نام کے دیگر لسانی تغیرات کے لئے ملاحظہ کیجئے۔
http://www.worldcat.org/identities/lccn-n85039636/

15. Bosworth, C.E, "The Islamic Dynasties, a chronological and genealogical handbook" P. XI.

۱۶۔ فردیناند یوستی (Ferdinand Justi) (۱۸۳۷ء تا ۱۹۰۷ء)۔
جرمن ماہر لسانیت اور مستشرق۔
http://en.wikipedia.org/wiki/Ferdinand_Justi accessed 28 Dec. 2014.
نیز فردیناند یوستی کی مکمل تصانیف کی فہرست اور اس کے نام کے دیگر لسانی تغیرات کے لئے ملاحظہ کیجئے:
http://www.worldcat.org/identities/lccn-n2006069639/

17. Bosworth, C.E, "The Islamic Dynasties, a chronological and genealogical handbook P. XI.
18. http://de.wikipedia.org/wiki/Eduard_von_Zambaur, accessed 28 Dec. 2014.
نیز زامبادر کی مکمل تصانیف کی فہرست اور اس کے نام کے دیگر لسانی تغیرات کے لئے ملاحظہ کیجئے:
http://www.worldcat.org/identities/lcc-n80145645/
19. Die Munzpragungen des Islams. Zeitlich and ortlich geordnet.
20. V. Minorsky, "Review Manuel de genealogie", Bulletin of the School of Oriental Studies, University of London, Vol. 6, No. 3 (1931), pp. 797.
21. Bosworth, C.E, "The Islamic Dynasties, a chronological and genealogical handbook" P. XIII.
22. V. Minorsky, "Review Manuel de genealogie", Bulletin of the School of Oriental Studies, University of London, Vol. 6, No. 3 (1931), pp. 801.
23. http://www.huss.ex.ac.uk/iais/downloads/cv_edmunds. doc, accessed 28 Dec. 2014.
24. John E. Woods, "Review The New Islamic Dynasties", Journal of Near Eastern Studies, Vol. 59, No. 4 (Oct., 2000), pp. 273-275.